ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیرِ سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہٗ شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی مثال اُس بکری کی مانند ہے۔ جو نر کی خواہشمند ہو اور اُس (خواہش کو پوری کرنے کے لئے کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہو۔ اور کبھی دُوسرے ریوڑ کی جانب۔

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ (رواہ احمد)

ترجمہ۔ معاذؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول خدا نے مجھ کو دس[10] باتوں کی وصیت کی ہے۔ یعنی آپؐ نے فرمایا ہے کہ (۱) کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تجھ کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی نہ کر۔ اگرچہ وُہ تجھ کو یہ حکم دیں کہ تو اپنے اہل (بیوی) کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے (۳) قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر۔ کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کیا۔ خدا اس سے بری الذمہ ہے۔ (۴) شراب نہ پی کہ شراب تمام بُرائیوں کی جڑ ہے (۵) گناہوں سے اپنے آپ کو بچا۔ کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) خدا کا غضب نازل ہوتا ہے (۶) جہاد میں اپنے آپ کو بھاگنے سے بچا۔ اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔ (۷) اور جب لوگوں میں بیماری پھیلے۔ یعنی وبائی مرض ہو اور تو ان لوگوں میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ۔ اور وہیں ٹھہرا رہ۔ (۸) اور اپنے کنبہ پر اپنے مقدور کے موافق خرچ کر (۹) اپنے اہل وعیال کو ادب سکھا۔ اگرچہ اس کے لئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے (۱۰) اور خوف دلا ان کو خدا سے یعنی اچھی باتوں کی تعلیم کر اور بُری باتوں سے ان کو بچا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِہٖ صُدُوْرُھَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِہٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ جب تک کہ (انسان) ان وسوسوں کے موافق عمل نہ کرے۔ یا زبان سے کچھ نہ کہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ اِنَّا نَجِدُ فِیْٓ اَنْفُسِنَا مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْہُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمارے دلوں میں (بعض وقت) ایسی باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانے کا روادار نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا واقعی تم زبان سے ان کو ادا کرنے کو بُرا جانتے ہو۔ عرض کیا ہاں (یا رسول اللہؐ) آپؐ نے فرمایا یہ عین ایمان ہے (یعنی یہ ایمان کی علامت ہے)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَہٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے (کسی) کسی کے پاس شیطان آ کر یہ کہتا ہے۔ کہ مثلاً (یہ آسمان) کس نے پیدا کیا۔ اور یہ (زمین) کس نے پیدا کی۔ یہاں تک کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا۔ پس جب (تیرے دل میں) اس قسم کے وسوسے پیدا ہوں تو تو خدا سے پناہ مانگ اور اس خیال کو دل سے دُور کر دے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ ھٰذَا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ سوالات کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب اُن سے یہ کہا جائے گا۔ کہ (ساری) مخلوقات کو خدا نے پیدا کیا ہے تو (کہیں گے) کہ خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں اس قسم کا وسوسہ پیدا ہو وہ فوراً یہ کہے کہ میں خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا (اور ان وسوسوں سے توبہ کی)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری و ساری ہے۔ جس طرح خون جاری و ساری ہے۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۳ | ۱۸ جمادی الاخری ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء | شمارہ ۳۵

سمگلنگ کی سزا

ہم نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کے شمارہ میں سمگلنگ کے متعلق اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ سمگل کرنے والے سماج کے بدترین دشمن ہیں۔ اس لئے انہیں زیادہ سے زیادہ سزا دینی چاہیئے۔ اس سے ہمارا منشا یہ تھا۔ کہ اُن کے لئے موت کی سزا تجویز کی جائے۔ اور اگر قانون میں ترمیم کی ضرورت ہو تو فوراً کر لی جائے۔ ہمارے نئے وزیر اعظم نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں ان کے لئے سزائے موت تجویز کرکے ہماری رائے کی تائید کی ہے۔ ہمیں یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ ہماری حکومت کو سمگلروں کی سماج دُشمنی کا احساس تو ہے۔ خُدا کرے یہ احساس ان کو عملی اقدام کرنے پر بھی مجبور کر دے۔

حکومت نے سمگلنگ کے انسداد کے لئے مشرقی پاکستان کی سرحدات پر فوج متعین کر رکھی ہے۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فوج کو اس مہم میں غیر متوقع کامیابی ہوئی ہے۔ عوام اور سِول کا عملہ فوج سے پوری طرح تعاون کر رہا ہے۔ فوج کے جنرل افیسر کمانڈنگ نے اپنی ایک نشری تقریر میں سمگلروں کے طریقِ کار پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ لوگ بڑے منظم طریقہ سے اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ ان کی پُشت پناہی کرنے والے بڑے بارسوخ صاحبِ ثروت و جاہ لوگ ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ ان کے خلاف مہم اس سے بھی زیادہ منظم طریق سے چلائی جائے۔ اس مہم کو زیادہ منظم طریقہ سے چلانے کے لیئے یہ بھی ضروری ہے کہ سمگلنگ کی سزا کے متعلق جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ اگر وزیر اعظم کی تقریر ان کی حکومت کی پالیسی کی آئینہ دار ہے۔ تو اس فیصلہ میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ سزائے موت کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے۔ لندن ٹائمز نے لکھا ہے کہ جرم کے مقابلہ میں سزا بہُت سخت ہے۔ اس کے بعد اس اخبار نے یہ اُمید بھی ظاہر کی ہے کہ صرف دھمکی ہی خاصی کارگر ثابت ہوگی ہمیں ان دونوں باتوں سے اتفاق نہیں ہے۔ اگر ایک فرد کے قاتل کو دنیا کی تمام مہذّب سلطنتوں میں سزائے موت دی جاتی ہے اور اسے کوئی سخت نہیں کہتا سمگلر سماج کے بدترین دشمن ہیں۔ وہ ہزاروں انسانوں کو سِسک سِسک کر فاقہ کی موت سے مرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ بلکہ وہ ہمیں دوسروں سے اناج کی بھیک مانگنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ان کے لئے موت سے کم سزا تجویز کرنا سماج پر ظلم ہے۔ "لندن ٹائمز" کی یہ خوش فہمی ہے کہ سزائے موت کی دھمکی سمگلروں کے لئے خاصی کارگر ثابت ہوگی دھمکی کا اثر تو کجا۔ ہمیں تو یہ بھی خدشہ ہے کہ شاید سزائے موت کا فیصلہ ہو جانے کے بعد یہ کاروبار ختم نہ ہوگا۔

کیا قانون میں قتل کی سزا موت نہیں ہے۔ پھر اس سزا کے ڈر سے وارداتوں میں کمی واقع ہوئی؟ اخبارات کی اطلاعات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں تو قتل کی وارداتیں ہر سال بڑھ رہی ہیں۔ غالباً دُوسرے ممالک میں بھی یہی صُورتِ حال ہوگی۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ سزائے موت کی دھمکی کارگر ثابت ہوگی۔ خوش فہمی نہیں تو اور کیا ہے؟

لندن ٹائمز کا تبصرہ اگرچہ لچر اور بیہودہ ہے۔ لیکن اس سے یہ خدشہ ضرور پیدا ہو گیا ہے کہ شاید ہماری حکومت ڈر جائے کہ کہیں انہیں غیر مہذب نہ کہہ دیا جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری حکومت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کے احکام کے مقابلہ میں برطانیہ اور امریکہ کی ہر بات کو ترجیح دیتی ہے۔ اس کے نزدیک "لندن ٹائمز" کی رائے بہُت اہمیّت رکھتی ہے۔ ان کے ایوانوں تک ہماری رسائی مُشکل ہے اور مساجد میں وُہ نہیں آتے۔ اس لئے ہم ان کو کس طرح سمجھا سکتے ہیں۔ ان حالات میں ہم تو دُعا ہی کر سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے رہنماؤں کو جرأت ایمانی عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین

جمہُوریہ اسلامیہ پاکستان کو

اندرُونِ مُلک قانُون کا احترام کرانے اور بیرُونِ مُلک باوقار جگہ حاصل کرنے کے لئے شمشیر و سناں کی ضرورت ہے۔ اسے طاؤس و رباب میں پھنسا کر تباہ و برباد نہ کریں۔



خطبہ یوم الجمعہ ۱۸ر جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۳ر جنوری ۱۹۵۸ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور

دربارِ رسالت کا فیصلہ کہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اچھے آدمی کون ہیں

(كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○) (سورہ آل عمران رکوع ۱۲- پ۴) ــ ترجمہ:- تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئیں۔ اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا۔ کچھ ان میں سے ایماندار ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔

حاصل

یہ ہے کہ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت تمام گزشتہ امتوں میں سے بہتر ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کے لحاظ سے ایسا بنائے کہ وہ واقعی خیر امۃ کی جماعت میں شامل ہونے کے قابل ہو جائے۔ اب میں زندگی کے مختلف شعبوں میں خیر امۃ میں شامل ہونے والوں کی صفات عرض کرتا ہوں۔ اور وہ صفات خود سید المرسلین خاتم النبیین صلعم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہیں۔ تاکہ ہر شخص اپنے شعبہ حیات میں خیر امۃ کہلانے کا مستحق ہو جائے۔

کون سا آدمی اچھا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَیْرُكُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ (رواہ ترمذی والبیہقی فی شعب الایمان۔

ترجمہ:- ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوئے آدمیوں پر آ کر کھڑے ہوئے۔ پھر فرمایا۔ کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں۔ تم میں سے اچھا آدمی اور برا آدمی کون ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا بس سب چپ رہے۔ پھر آپؐ نے یہی فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر ایک شخص نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ ہمیں بتلا دیجئے۔ ہم میں سے اچھا آدمی کون ہے اور برا کون ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے اچھا وہ آدمی ہے۔ جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس سے برائی کا خطرہ نہ ہو اور تم میں سے برا آدمی وہ ہے۔ جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کی برائی سے بے خوف نہ ہوا جائے ❊

عبرت

برادران اسلام اپنے منہ سے تو ہر کوئی اپنے آپ کو اچھا آدمی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا آدمی ہونے کا جو معیار فرمایا ہے۔ واقعہ میں اچھا آدمی فقط وہ ہے۔ جو اس معیار پر پورا اترے۔ ہر انسان اپنی تو کھوٹی چیز کو بھی کھری ہی کہتا ہے۔ حالانکہ وہ چیز کھری تب ہوتی ہے۔ جب دوسرے لوگ اس کے کھری ہونے کا فیصلہ کریں۔

بہترین دوست کون ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ (رواہ الترمذی ودارمی ــ ترجمہ- عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے ہاں دوستوں میں سے بہتر وہ (دوست) ہے۔ جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو۔

عبرت

دنیا میں کئی آدمی ایسے ہوتے ہیں جو دوست بن کر دوست کی جڑیں کاٹتے ہیں۔ مثلاً اپنے دوست کے راز اس کے دشمنوں کو بتلا دیتے ہیں۔ جس سے اس شخص کو کئی طرح کے نقصان پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے دوستوں کے شر سے پناہ دے۔ آمین یا الہ العالمین۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ جب تک آزما نہ لے۔ اس وقت تک دوستی کا دم بھرنے والے ہر شخص کو دوست نہ سمجھے۔

بہترین ہمسایہ کون ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِؓ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ ○ (رواہ الترمذی والدارمی۔ ترجمہ:- عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین ہمسایہ اللہ کی بارگاہ میں لوگوں میں سے اپنے پڑوسی سے خیر خواہی کرنے والا ہے۔

عبرت

ایک دوسری حدیث شریف میں آیا ہے۔ وہ شخص بہشت میں نہیں جائے گا۔ جس کی تکلیفوں سے ہمسائے محفوظ نہ رہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ ہمسایہ کو تکلیف پہنچانا اتنا سخت گناہ ہے۔ کہ یہ گناہ انسان کو بہشت سے محروم کر دیتا ہے۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ اگر ہمسایہ دکھ دینے پر اتر آئے تو اور

کوئی دشمن اتنا دُکھ نہیں دے سکتا۔ جتنا یہ دے سکتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جتنا جرم شدید ہو۔ سزا بھی اتنی سخت دی جاتی ہے۔ اسی لئے ہمسایہ کے ستانے کی سزا شریعت میں دوزخ کا داخلہ قرار دی گئی ہے۔

کس قسم کے لوگ بہترین آدمی ہیں

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ (رواہ ابن ماجۃ)۔ ترجمہ اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے۔ اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں نہ بتلاؤں کہ تم میں بہترین لوگ کون ہیں۔ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں۔ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔

وضاحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد پر دل سے صدق تصدیق لگانا ہر مسلمان کا ایمانی فرض ہے۔ اس ارشاد کی وضاحت کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ انسان کی یہ فطرت ہے کہ ہر ایک چیز کو دیکھ کر اس سے کچھ نہ کچھ اثر لیتا ہے۔ مثلاً کسی انسان کو دیکھتے ہی فوراً اس کے دل میں خیال آئیگا کہ یہ خوبصورت ہے۔ یا بد صورت۔ کسی پھول کو دیکھے گا تو فوراً اس کے دل پر خیال گذرے گا کہ یہ سفید ہے یا سُرخ زرد ہے یا نیلگوں۔ البتہ جو مثالیں میں عرض کر چکا ہوں۔ ان چیزوں کی تمیز کے لئے بینائی ضروری ہے۔ اگر اندھا ہے۔ تو اسے نہ خوبصورت اور بدصورت میں تمیز ہوگی۔ نہ پھولوں کے رنگوں میں تمیز ہوگی۔ اسی طرح اللہ والوں کے پاس بیٹھنے سے واقعی خدا یاد آتا ہے۔ بشرطیکہ بکثرت گناہ کرنے کے باعث خداداد مادر زاد استعداد جو حق اور باطل نیک اور بد میں تمیز کرنے کی عطا ہوئی تھی۔ وہ فنا نہ ہو گئی ہو اور اس فطری استعداد کے ختم ہو جانے کے باعث انسان باطن کا اندھا نہ ہو گیا ہو تو اللہ والوں کے پاس عقیدت سے بیٹھنے کے باعث دل میں خیال آتا ہے کہ ہم بھی خدا کو یاد کیا کریں غرضیکہ اتنے وقت میں دُنیاوی دھندوں کے خیالات اوجھل ہو جاتے ہیں۔ اور طبیعت میں توجہ الی اللہ پیدا ہو جاتی ہے اور اگر انسان نے کسی با خدا کی صحبت میں رُوحانی تربیت پائی ہوئی ہو پھر تو اللہ والوں کی صحبت میں اپنی قابلیت کے لحاظ سے انسان فیض حاصل کرتا ہے۔ مثلاً لطائف ستہ میں سے ایک جاری شدہ ہے۔ تو وُہ بیساختہ چلنے لگ جائے گا۔ اور اگر دو کی مشق کی ہوئی ہے تو دونوں چلنے لگ جائیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس اگر چھ کی مشق کی ہوئی ہے تو چھ پر ہی اثر پڑے گا۔ لطائف میں یہ لذت اور سرور اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے اس وقت حاصل ہوگا۔ جب آدمی ان کی صحبت سے ہٹ کر دُور جائے گا تو وُہ حالت قائم نہیں رہے گی۔ ایسا محسوس ہوگا۔ جیسے پاور انجن کے بند ہو جانے سے وُہ مشین بھی بند ہو گئی جو اس پاور انجن کی طاقت سے چل رہی تھی۔ اس اخذ فیض کے کئی درجے ہیں۔ جن کو با کمال اہل دل جانتے ہیں۔

بہترین عالم کون ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّؓ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ (رواہ الترمذی)۔

ترجمہ۔ ابی امامہ الباہلیؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دو شخصوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں ایک عابد اور دوسرا عالم تھا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے۔ جس طرح مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ درجہ کے مسلمان پر فضیلت ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین والے۔ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور یہاں تک کہ مچھلی لوگوں کو دین سکھانے والوں کے لئے دعائے رحمت کرتی ہیں۔

خیر سے کیا مُراد ہے

یہ چیز عقل سے بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ کے ذہن میں خیر کے لفظ سے مُراد قرآن مجید اور حضور انورؐ کے اپنے ارشادات جو قرآن مجید کی در اصل شرح ہیں۔ وُہی مراد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے آسمانوں اور زمین والوں کی دُعائیں انہیں حضرات عُلمائے کرام کے حق میں ہونگی۔ جو ان دو علوم کی اشاعت کریں۔ یہ الگ چیز ہے کہ باقی علوم متداولہ جو ہمارے مدارس عربیہ میں پڑھائے جاتے ہیں۔ وُہ اس نقطۂ نگاہ سے کہ مقدمۃ العبادۃ عبادۃ میں شامل ہو کر نیکی میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔

بہترین حاکم کون سا ہے

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ اَلَا مَنْ وُّلِّیَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ (رواہ مسلم)۔ ترجمہ۔ عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں۔ جن سے تم محبت رکھتے ہو۔ اور وہ تم سے محبت رکھتے ہیں۔ اور تم اُن کے لئے دعا کرتے ہو اور وُہ تمہارے لئے دُعا کرتے ہیں۔ اور تمہارے بُرے حاکم وہ ہیں۔ جن سے تم بُغض رکھتے ہو۔ اور وُہ تم سے بُغض رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ راوی کہتا ہے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہؐ کیا ہم ان سے ایسے وقت میں قطع تعلق

نہ کرلیں۔ فرمایا۔ نہ۔ جبتک وہ تم میں نماز قائم رکھیں نہ جبتک وہ تم میں نماز قایم رکھیں۔ خبردار جس پر کوئی حاکم مقرر کیا جائے۔ پھر وہ شخص دیکھے کہ حاکم اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ پھر اس گناہ کو وہ ناپسند کرے جو حاکم کرتا ہے اور اُس کی فرمانبرداری سے دست کش نہ ہو۔ (یعنی اس سے بغاوت نہ کرے۔

حاصل

یہ نکلا کہ بہترین حاکم وہ ہے۔ جس سے رعایا خوش ہو اور رعایا اسے دُعائیں دے اور وہ رعایا سے خوش ہو اور رعایا کو دُعائیں دے۔

بہترین دولھا کون سا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ (رواہ الترمذی) — ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سے وہ شخص رشتہ طلب کرے۔ جس کے دین اور خلق کو پسند کرتے ہو تو اسے نکاح کر دو۔ اگر اس طرح کے نکاح نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد رو نما ہوگا۔

حاصل

یہ نکلا کہ جب کوئی دیندار شریف آدمی تم سے رشتہ طلب کرے تو اس کی دینداری اور شرافت کو مدِّ نظر رکھ کر ہی رشتہ دے دو۔ دولت اور اعلٰے حسب و نسب کو مت دیکھو۔ کیونکہ در اصل دینداری اور شرافت ہی حُسنِ سلوک کا باعث ہوتے ہیں۔ اس طریقہ سے تمہاری لڑکیاں خوش رہیں گی۔ اور اگر تم نے دولت کو دیکھا اور بڑے دولتمند کو لڑکی دی۔ وُہ شخص دولت کے نشہ میں مغرور ہوگا اور اپنی بدمزاجی کے باعث تمہاری لڑکی خوش نہیں رکھ سکے گا۔ اور اس غلط روش سے آپس میں برادریوں کے جھگڑے اور فسادات رو نما ہوں گے۔ دوسری یہ توجیہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر تم نے دیندار اور با اخلاق آدمیوں کو دولت کی کمی کے باعث رشتے نہ دیئے۔ پھر جتنی لڑکیاں ہوں گی۔ اُتنے اعلٰے درجہ کے دولتمندوں کے رشتہ نہیں مل سکیں گے۔ پھر ان جوان لڑکیوں کے غیر شادی شدہ ہونے کے باعث عام طور پر بد اخلاقی شروع ہو جائے گی چنانچہ آج کل لاہور میں زنا کی کثرت کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

بہترین دُلہن کون سی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ (متفق علیہ)
ترجمہ:۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے چار چیزوں کے خیال سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مالدار ہونے کے لحاظ سے اور اس کی کوئی ذاتی! خاندانی خوبی کے لحاظ سے اور اس کے حسن کے لحاظ سے اور اس کے دین کے لحاظ سے تو دین والی کو ترجیح دے تو ہلاک ہو۔

حاصل

یہ نکلا کہ نکاح کرتے وقت عورت کے دیندار ہونے کو دُوسری تمام خوبیوں پر ترجیح دی جائے۔ اگر وہ لڑکی اعلٰے درجہ کی دیندار ہے۔ اور بالفرض اُس کے سوا اُس کے باپ کے ہاں نہ دولت ہے۔ نہ خاندانی شہرت ہے اور بالفرض صورت کے لحاظ سے ذرا سادہ ہے۔ تو بھی دینداری کے لحاظ سے اُسی لڑکی کو ترجیح دی جائے۔ اُس کی دینداری کے باعث اس گھر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی خاوند کی زندگی خوشگوار گزرے گی۔ اور اولاد کی تربیت دیندارانہ لحاظ سے ہوگی

بہترین خاوند کون ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ (رواہ الترمذی والدارمی)
ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے اچھا آدمی وہ ہے جو اپنے بال بچوں کے لئے اچھا ہو اور میں تم میں سے اپنے اہل کے لئے اچھا ہوں۔ اور جب تمہارا ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو۔ (یعنی مرنے کے بعد اس کی بُرائیاں نہ بیان کیا کرو۔)

حاصل

واقعہ یہ ہے کہ انسان کے اصلی اخلاق کا پتہ کمزوروں کے ساتھ سلوک کرنے میں لگتا ہے۔ کہ یہ شخص با اخلاق ہے یا بد اخلاق۔ اپنے افسروں کے سامنے جی حضور۔ حاضر جناب کہنا یہ کوئی خوش اخلاقی کا ثبوت نہیں ہے۔ قلندر کے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی ہے۔ پھر دیکھئے۔ ریچھ اس کے حکم کی کس طرح تعمیل کرتا ہے۔ اسی طرح افسروں کے ہاتھ میں حکومت کا ڈنڈا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے حضور میں آداب بجا لانا ایسا ہی ہے۔ جیسے قلندر کے سامنے ریچھ کا آداب بجا لانا۔ بیوی بچے بچارے کمزور ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے پیار اور محبت سے سلوک کرنا انسان کے اخلاق حمیدہ کا ثبوت یہاں ملتا ہے۔

بہترین بیوی کون سی ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ۔
(رواہ ابن ماجہ) — ترجمہ ابی امامہؓ سے روایت ہے۔ وُہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ بے شک آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کے تقوےٰ (کی نعمت) کے بعد مومن صالحہ بیوی سے بہتر اور کوئی چیز حاصل نہیں کرتا۔ اگر اسے حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرتی ہے۔ اور اگر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرتی ہے اور اگر اس کے متعلق قسم کھائے تو اسے (اس کام کی تعمیل کرکے) بری کرتی ہے۔ اور اگر اس عورت سے غائب ہو (مثلاً سفر پر چلا جائے) تو اپنے نفس اور اس کے مال میں خیر خواہی کرتی ہے۔ (یعنی نہ اپنا نفس کسی کے حوالے کرتی ہے اور نہ اس کا مال ضائع کرتی ہے)۔

بہترین بننے کا قاعدہ کلیہ

یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس شخص کو جس کام کے کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اس کام کے تمام شرائط کو پورا کرکے بہترین آدمی بن کر دکھائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ شخص خیرامۃ میں داخل ہو جائے۔ آمین یاالہ العالمین۔

ہر مسلمان کا فرض ہے خواہ مرد ہو یا عورت

زندگی کے مذکورۃ الصدر شعبوں میں سے جس شعبہ کی ذمہ واری اس کے ذمہ عائد ہو۔ اس کو ایسے طریقہ سے نباہے کہ خیرُ اُمَّۃ کا لقب پا سکے۔ اور اس کی اس صلاحیت کے باعث اسلام کی عزت ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی عزت ہو۔ ورنہ ہر مسلمان کہلانے والے کی بے راہ روی سے اسلام کی توہین ہوگی۔ چونکہ یہ شخص مسلمان کہلاتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کے ہر فعل کا اثر اسلام پر پڑتا ہے۔

ان ذمہ واریوں کا اثر

نجات آخرت پر بھی پڑے گا کہ اگر ایک شخص ارکان خمسہ اسلام (کلمۂ توحید کا قائل - نماز - روزہ - حج اور زکوٰۃ) کا پابند ہے۔ مگر مذکورۃ الصدر ذمہ واریوں میں کوتاہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہی کو معاف فرما دے تو قادر ہے۔ ورنہ اسلام کا قانون یہی فیصلہ کرتا ہے۔ کہ یہ شخص پہلے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے دوزخ سے نکل کر آئے گا۔ مثلاً ایک عالم کتاب و سنۃ اپنی بعض مصلحتوں کی بنا پر دین کے احکام کی تبلیغ کرنے کی بجائے انہیں چھپاتا ہے۔ اس کے حق میں قرآن مجید میں مندرجہ ذیل وعید نازل ہوا ہے۔

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینت والھدیٰ من بعد ما بینہ للناس فی الکتب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللعنون ۵

(سورہ البقرہ رکوع ۱۹ - پ۲) ترجمہ:- بے شک وہ لوگ جو اس چیز کو چھپاتے ہیں جو ہم نے روشن دلیلوں اور ہدایت سے نازل کی ہے۔ بعد اس کے کہ ہم نے اسے کتاب (قرآن مجید) میں لوگوں کے لئے بیان کیا ہے۔ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ لعنت کرتا ہے۔ اور (سب) لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اسلام سے متعلق تمام ذمہ داریوں کے کما حقہٗ ادا کرنے کا شوق اور ان کے ادا کرنے کی توفیق حاصل ہونے کا

ایک بہترین ذریعہ

اللہ تعالےٰ نے اس کی فطرۃ ہی ایسی بنائی ہے کہ ہر چیز بذریعہ اُستاد ہی اسے آتی ہے۔ کوئی کام بھی خواہ دین کا ہو یا دُنیا کا اُستاد کی رہ نمائی کے سوا سیکھ نہیں سکتا۔ لہذا اس جذبہ کے پیدا کرنے کے لئے بھی کسی اُستاد کی ضرورت ہے کہ رضا الٰہی کے کاموں کو دُنیاوی ضرورتوں سے مُقدّم خیال کرے۔ اور اگر ایسے کاموں کے انجام دینے میں دنیا کے کاموں کو نظر انداز بھی کرنا پڑے تو بھی کرے۔ یہ جذبہ صادقہ اُن اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی رضا الٰہی حاصل کرنا بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں

انہی حضرات کی صحبت

میں بیٹھنے کا حکم بھی اسی لئے دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ملاحظہ ہو۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عینٰک عنھم ترید زینۃ الحیوٰۃ الدنیا (سورہ الکہف رکوع ۴ پ۱۵)

ترجمہ:- اپنے آپ کو (نشست و برخاست میں) ان لوگوں کے ساتھ پابند رکھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں۔ اللہ کی رضا چاہتے ہیں۔ ان سے اپنی آنکھوں کو نہ ہٹا (کیا) تو دُنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہے۔

ایسے حضرات کی محبت

اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ کسی نے ٹھیک کہا ہے بلے میوہ زمیوہ رنگ گیرد

آخری دُعا

اللھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ
واجعل اخرتنا خیرًا من الاولےٰ
آمین یا الہ العالمین



منعقدہ ۱۰ر جمادی الاخری ۱۳۷۷ھ مطابق ۲ر جنوری ۱۹۵۸ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو اس کی کوئی چیز استعمال کرنے کا حق نہیں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد عرض یہ ہے کہ ایک ظاہر کی صفائی ہوتی ہے جو عام طور پر مشرک اور موحد۔ کافر اور مومن سب کرتے ہیں۔ مثلاً نہانا اور کپڑے دھونا یہ ظاہر کی صفائی ہے۔ اس کو سب ضروری سمجھتے ہیں۔ گندا رہنا کوئی پسند نہیں کرتا۔ البتہ ظاہر کی صفائی کے اسباب کسی کو زیادہ اور کسی کو کم میسر ہوتے ہیں۔ کسی نے خالی پانی سے نہا لیا اور کسی نے صابن استعمال کر لیا۔ کسی نے سستے اور کسی نے قیمتی اور خوشبودار صابن سے نہا لیا۔ کسی نے سرسوں کا تیل لگا لیا اور کسی نے قیمتی اور خوشبودار تیل استعمال کر لیا۔ دوسری باطن کی صفائی ہوتی ہے۔ اس کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ظاہر کی بھی صفائی چاہتے ہیں۔ مثلاً جسم اور کپڑوں کو پاک رکھنا۔ بیت الخلاء جائے تو ڈھیلے یا پانی سے استنجا کرے بہتر یہ ہے کہ پانی سے استنجا کرے اللہ تعالےٰ نے مسجد قبا والوں کی تعریف فرمائی ہے۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

(سورۃ التوبہ رکوع ۱۳ پ ۱۱)

ترجمہ۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی وہ اس قابل ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قبا والوں سے دریافت فرمایا کہ تم میں کون سی خوبی ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے تمہاری تعریف فرمائی۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ شاید اللہ تعالےٰ کو یہ عادت پسند آئی ہو۔ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا جس کا مالک ایک یہودی تھا۔ وہ پانی بیچا کرتا تھا۔ اس لئے مدینہ منورہ میں صحابہ کرامؓ استنجا بالاحجار (پتھروں سے استنجا) کرتے تھے۔ وہاں پینے کو پانی قیمتاً ملتا تھا۔ وہ پانی سے استنجا کس طرح کر سکتے تھے۔ شاید کوئی پانی سے بھی کرتے ہوں۔ پتھر یا مٹی کے ڈھیلہ سے استنجا کرکے نماز ادا کرنا جائز ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں اس کنواں کا نصف حصہ خرید کر وقف فرما دیا ایک دن پانی مفت ملنے لگا۔ تو سب اس دن پانی بھر کر رکھ لیں۔ دوسرے دن یہودی سے کوئی نہ خریدتا تھا۔ اس نے تنگ آ کر دوسرا نصف حصہ بھی حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ میں نے اس کنواں کی زیارت کی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ لے جاتے ہیں۔ وہاں اکثر جاتا ہوں۔ اور پانی پیتا ہوں۔ ۱۹۵۷ء میں بھی جب عمرہ کے لئے گیا تھا۔ تو اس کی زیارت کی تھی۔ مسجد قبا والے پانی سے استنجا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ کو ان کی یہ ظاہر کی صفائی اتنی پسند آئی کہ آسمان سے ان کی تعریف نازل فرمائی اسلام ظاہر کی صفائی بھی چاہتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر باطن کی صفائی چاہتا ہے

باطن کی صفائی یہ ہے کہ انسان روحانی امراض سے پاک ہو۔ اگر یہ روحانی امراض سے شفایاب ہو کر دنیا سے نہ گیا تو قبر جہنم کا گڑھا بن جائے گی۔ کفر۔ شرک اور نفاق اعتقادی مہلک روحانی امراض ہیں۔ اگر کسی ہادی کی صحبت میں دنیا میں ان سے شفا نہ ہوئی تو ابدالآباد تک جہنم میں رہنا پڑیگا کافر۔ مشرک۔ اور نفاق اعتقادی کے منافق لئے نہ شفاعت ہے اور نہ نجات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے۔ ۷۲ اہل کتاب کی طرح گمراہ ہوں گے اور ایک ناجی فرقہ ہوگا۔ میں عرض کیا کرتا ہوں کہ ان ۷۲ گمراہ فرقوں کے بانی بھی علماء اور صوفیا ہی ہوں گے۔ جس طرح غریب نمک نہ ڈالے تو اس کی ہنڈیا بھی پھیکی ہوگی۔ امیر نہ ڈالے تو اس کی بھی پھیکی بادشاہ نہ ڈالے تو اس کی دیگ بھی پھیکی اسی طرح عالم اگر قرآن مجید نہ پڑھے تو اس کا ایمان بھی مخلوط بالشرک ہوگا۔ اور جاہل نہ پڑھے تو اس کا بھی۔ شرک سے فقط وہی بچ سکتا ہے جو یا تو خود قرآن مجید کا عالم ہو یا کسی عالم قرآن مجید کے دامن سے وابستہ ہو۔ قرآن مجید کا خاصہ ہے۔ معرفت الٰہی۔

مسلمانوں میں مشرک۔ کافر اور نفاق اعتقادی کے منافق موجود ہیں۔ شرک کے معنی ہے جو تعلق بندے کا اللہ تعالےٰ ہی سے ہونا چاہیئے۔ وہ غیر اللہ سے رکھنا۔ کفر کے معنی ہے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ماننے سے انکار کرنا۔ نفاق اعتقادی یہ ہے کہ بظاہر کلمہ پڑھ لینا اور دل میں اسلام کا دشمن ہونا۔

میرے پیر حضرت امروٹیؒ عالم بھی تھے۔ وہ اعلےٰ درجہ کے توحید پرست تھے۔ ان کی صحبت میں رہ کر ان کے خدام بھی اعلےٰ درجہ کے توحید پرست ہو جاتے تھے۔ ان کا ایک خادم گڈریا تھا۔ وہ جاہل مطلق تھا اور ضلع جیکب آباد کے ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایک پیر صاحب ان کے گاؤں میں آئے اور اس سے فرمایا کہ بھیڑیئے سے اپنی بکریوں کی حفاظت کے لئے کتا کیوں نہیں رکھا۔ اس نے جواب دیا۔ حضرت اب تو میرا بھروسہ اللہ تعالےٰ پر ہے۔

نہ وہ میری بکریوں کی حفاظت کرے گا۔ کُتا رکھنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ میں اللہ تعالےٰ سے ہٹ کر کُتے پر بھروسہ کرنے لگوں۔ یہ ہے توحید کا رنگ۔

حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دُوسرا خادم تھا۔ وہ بلوچستان کا رہنے والا تھا۔ اس علاقہ میں ایک قبر تھی۔ جس پر لوگ اونٹوں کا چڑھاوا چڑھاتے تھے حضرت رح کے خادم کو اس کا بہت دُکھ تھا۔ ایک دن اس نے قبر کو کھودنا شروع کر دیا اور غلافوں کو آگ لگا دی۔ بلوچوں کو پتہ لگا تو اس کو اتنا مارا کہ ہڈیاں توڑ ڈالیں اور ایک زمیندار کے ڈیرہ میں اس کو ڈال آئے۔ جہاں وُہ مُدت تک نیم مُردہ پڑا رہا۔ اُسکی اللہ کے فضل سے اس کی ہڈیاں پھر جُڑ گئیں۔ اس کو یہ سزا توحید پرستی کے جرم میں ملی تھی۔ میں نے اس شخص کو دیکھا تھا۔ ثابت یہ کر رہا ہوں۔ کہ اللہ والوں کی صحبت میں جاہل بھی اعلےٰ درجہ کے توحید پرست بن جاتے ہیں۔ اور صحبت نصیب نہ ہو تو علمائے کرام بھی امراض روحانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہ مجلس ان امراض روحانی کی طرف توجہ دلانے کے لئے منعقد کی جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو ظاہر کی صفائی کے ساتھ ساتھ باطن کی صفائی کا بھی خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا الٰہ العالمین

یہ تو تمہید ہی تھی۔ آج کا عنوان ہے "اللہ تعالےٰ کے نافرمانوں کو اس کی کوئی چیز استعمال کرنے کا حق نہیں ہے" ان کو نہ اللہ تعالےٰ کا پیدا کردہ پانی پینے۔ نہ اس کی زمین پر رہنے اور نہ دوسری چیزوں کے استعمال کرنے کا حق ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر اس کی کوئی چیز استعمال کرنا جُرم ہے۔ اگر ایک شخص اپنے استعمال لئے صراحی میں پانی بھر کر رکھتا ہے۔ اور لوگ اِدھر اُدھر سے آکر اس کی اجازت کے بغیر پی جائیں تو وہ خفا ہوگا یا نہیں۔ ضرور ہوگا۔ حالانکہ پانی اللہ تعالیٰ نے مفت دیا ہے۔ اور اس نے صرف اپنی صراحی میں بھر کر رکھا ہے۔ اگر ایک شخص اپنا کھانا پکانے کے لئے آگ جلاتا ہے اور لوگ اِدھر اُدھر سے حقہ کی چلمیں بھر کر لے جائیں تو وہ ان سے لڑیگا

اللہ تعالےٰ کے باغیوں کو اس کی پیدا کردہ نعمتوں کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں مشرک۔ کافر اور نفاق اعتقادی کے منافق اللہ تعالےٰ کی مملکت میں باغی ہیں۔ فاسق باغی نہیں۔ باغی بادشاہ کا تختہ اُلٹنا چاہتا ہے۔ چور۔ ڈاکو۔ اغوا کنندہ۔ رشوت خور باغی نہیں۔ وہ فاسق ہیں۔ حضرت شیخ الہند رح حضرت مدنی رح اور مولانا حسرت موہانی رح انگریز کے باغی تھے۔ حسرت موہانی رح اپنے متعلق خود فرماتے ہیں۔ ع

اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی
ہے مشق سخن جاری چکی کی مشقت بھی

علی گڑھ میں ان کی کپڑے کی دُکان تھی۔ میں بھی ایک دفعہ کپڑے خریدنے کے بہانہ ان کی دُکان پر ملنے گیا تھا کیونکہ ان پر بھی اور مجھ پر بھی سی آئی ڈی مقرر تھی۔

پاکستان میں نفاق اعتقادی کے منافق موجود ہیں۔ ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ چور کے ہاتھ کاٹنا وحشیانہ سزا ہے۔ بعض سُود کی حرمت پر اعتراض کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ پردہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ لوگ دراصل اللہ تعالیٰ کے ان احکام کو غلط سمجھتے ہیں۔ اسی لئے تو اعتراض کرتے ہیں۔ لہذا ان کا ایمان سلامت نہیں رہتا۔ بظاہر ووٹ لینے کے لئے یہ مسلمان ہیں۔ مگر دل میں مخالف اسلام ہیں اور یہی نفاق اعتقادی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی ایک اور قسم کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ نفاق عملی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (متفق علیہ)۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب کوئی امانت اسکے پاس رکھی جائے تو اُس میں خیانت کرے۔

نفاق عملی کے منافقین کے لئے شفاعت بھی ہے اور نجات بھی۔ مشرک۔ کافر۔ اور نفاق اعتقادی کے منافق کے لئے نہ شفاعت ہے اور نہ نجات

میں سورہ الاعراف رکوع ۴ پ ۸ کی اس آیت کے تحت بول رہا ہوں۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ

کہہ دو اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے۔ جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے اور کس نے کھانے کی ستھری چیزیں (حرام کیں) کہہ دو دنیا کی زندگی میں یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے لئے ہیں۔ قیامت کے دن خالص انہیں کے لئے ہو جائیں گی۔ اسی طرح ہم آئتیں مفصل بیان کرتے ہیں۔ ان کے لئے جو سمجھتے ہیں۔

اصل میں اللہ تعالیٰ نے سب نعمتیں اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہیں۔ اس کے نافرمان تو ان کے صدقے میں کھاتے ہیں۔ جس طرح گورنمنٹ پانی کے نلکے۔ سڑکیں اور ریل وغیرہ اپنی وفادار رعایا کے لئے بناتی ہے۔ لیکن گورنمنٹ کے باغی اور بدمعاش بھی ان سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا وفادار بندہ بن کر دُنیا میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

اس کے علاوہ بیوی بچوں کو اللہ تعالیٰ کا وفادار بندہ بنانا یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (سورہ التحریم رکوع ۱ پ ۲۸)

ترجمہ :۔ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں)

هفت روزہ خدام الدین لاہور کی توسیع اشاعت ہر مسلمان کا فرض ہے۔

الرِّثَاءُ

عَلٰی وَفَاۃِ سَیِّدِنَا حُسَیْنِ اَحْمَدَ الْمَدَنِیِّ الْمَغْفُوْرِ

(از جناب مولانا تفہیمی صاحب جھنگ صدر)

حُسَیْنُ اَحْمَدُ حُسَیْنُ اَحْمَدُ
نُوَاجِهُكَ عَلَى الْكَوْثَرْ

آہ ! اے ہمارے مجاہد و مُرشد بس اب تو
آپ کی زیارت ہمیں حوض کوثر ہی پر نصیب ہوگی

۱۔ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ یَبْقٰی   وَمَنْ اَبَدًا دَامَهٗ یُذْكَرْ
لِمَنْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا   بَقَاءٌ مَّا سِوَی الْاَكْبَرْ
حُسَیْنُ اَحْمَدُ حُسَیْنُ اَحْمَدُ
نُلَاقِیْكَ عَلَى الْكَوْثَرْ

۱۔ وجود اکبرؒ کے سوا کونسی ہستی ہے۔ جس کے قیام و بقا اور دوام و استحکام کا ذکر کیا جا سکے ۔ مدنی مرحوم ۔ آخر آپ کو بھی ایک نہ ایک دن فنا ہونا ہی تھا ۔ اور اب ہماری ملاقات آپ سے کوثر ہی پر ہو گی ۔

۲۔ وَكُلٌّ ذَائِقُ الْمَوْتِ   تَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرْ
فَنَاءٌ قِسْمَةُ الْمَذْكُوْرِ   رَافِیْنَا وَالَّذِیْ یُذْكَرْ
حُسَیْنُ اَحْمَدُ حُسَیْنُ اَحْمَدُ
نُصَافِحُكَ عَلَى الْكَوْثَرْ

۲۔ موت کا مزہ آگے یا پیچھے ہر ایک کو چکھنا ہے اور کوئی بڑے سے بڑا نامور نہ ماضی میں ایسا گزرا ہے جس کا پیدائشی حق فنا نہ ہو اور نہ آئندہ گزریگا۔ مدنی مرحوم ! ۔ آپ سے بچھڑنے کا غم نہیں۔ کیونکہ عنقریب کوثر کے کنارے ہمارا آپ کا مصافحہ پھر ہونے والا ہے۔

۳۔ وَمَا مِنْ كَابْنِنَا نُوْحٍ   عَلَى الْمَرْءِ اِنْ اَخْطَرْ
وَمَنْ یَّصْبِرْ عَلٰی كَرْبٍ   مَخَافَةَ رَبِّهٖ یُنْصَرْ
حُسَیْنُ اَحْمَدُ، حُسَیْنُ اَحْمَدُ
نُعَانِقُكَ عَلَى الْكَوْثَرْ

۳۔ غم خواہ کتنا ہی غیر معمولی کیوں نہ ہو۔ شریعت نے ہمیں اُس پر صف ماتم بچھانے اور واویلا کرنیکی اجازت نہیں دی۔ اس لئے ہم صبر کرتے ہیں اور جو شخص رضا الٰہی کمانے کیلئے صبر کرتا ہے۔ اُسکی مدد کی جاتی ہے ۔ حسین احمد ہم پورے صبر و شوق کیساتھ اُس دن کا انتظار کرتے رہیں گے۔ جب کوثر کے کنارے پھر ہمیں آپ سے بغلگیر ہونیکا موقعہ نصیب ہوگا۔

۴۔ تَرَكْتَ رِیَاضَنَا ظَمْئٰی   وَدَعْتَ قُلُوْبَنَا عَطْشٰی
فَاَیُّ الْبِیْرِ یُسْتَسْقٰی   وَاَیُّ الْغَیْمِ یُسْتَمْطَرْ
حُسَیْنُ اَحْمَدُ، حُسَیْنُ اَحْمَدُ
نُسَاقِیْكَ عَلَى الْكَوْثَرْ

۴۔ آپ ہمارے باغات کو پیاسا اور دلوں کو تشنہ آخر کس سہارے پر چھوڑ گئے ہیں ؟ اب آپکے بعد آخر ہم کس کنوئیں سے پانی مانگیں اور کس بادل سے بارش طلب کریں ـــــ اچھا تو پھر اب ہم بھی اپنی تشنگیاں کوثر پر آپ ہی کے جام و ساغر سے بجھائیں گے

۵۔ بَعَثْنَاكَ لَنَا فَرَطًا   شَفَاعَتُكَ لَنَا تُثْمِرْ
فَكُلٌّ عِبَادُ سَتَّارٍ   اِلٰی رَحْمَتِهٖ اَفْقَرْ
مُجَاهِدَنَا وَمُرْشِدَنَا
نُصَاحِبُكَ عَلَى الْكَوْثَرْ

۵۔ ہم سب متعلقین آپ کی ذات گرامی کو بارگاہ الٰہی میں مقدس تحفہ بنا کر پیش کر رہے ہیں اور آپ کی سفارش ہمارے حق میں قبول کی جائیگی۔ کیونکہ ہم سب اللہ کے فضل و رحمت کے محتاج ہیں۔ اے ہمارے مجاہد و مرشد وہ دن دور نہیں جب ہماری اور آپکی مجالس صحبت ساحل کوثر پر دوبارہ زندہ ہونگی ٭ ذکرِ مدنی پائندہ باد

نوعمر بچوں پر قرآن مجید کی تعلیم کا اثر

مدرسہ قاسم العلوم انجمن خدام الدین میں تعلیم پانے والے طلباء کے سہ ماہی اور ششماہی امتحانات کے پرچوں کے جوابات ۱۱ر جنوری ۱۹۵۷ء اور ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۷ء میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ آج نو ماہی امتحان کا پرچہ اور اُن بچوں کے جوابات سے ضروری اقتباسات ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

پرچہ امتحان نوماہی درس کلام مجید مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ لاہور۔

وقت تین گھنٹے　　　کل نمبر 120

نوٹ :- تمام سوال حل کرنے ضروری ہیں :-

(۱) اسلام پر ایک مضمون لکھو۔ جو آٹھ صفحات پر مشتمل ہو اور یہ ثابت کرو۔ کہ دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو آخرت کی نجات کا کفیل ہے اور قرآن مجید کی آیات سے استشہاد کرو۔ اور آیات کلام اللہ سے یہ واضح کرو کہ اسلام کے پیروکار اگر کماحقہ قرآن مجید پر عمل کریں تو دنیا کی اقوام کے سامنے کبھی ذلیل و خوار اور سرنگوں نہ رہیں۔ ۴۰

(۲) ا۔ موجودہ عیسائیت اور اسلام میں جو فرق ہے۔ تحریر کرو۔

ب۔ کیا عیسائی آسمانی مذہب کے پیروکار ہیں یا نہیں۔

ج۔ کیا اللہ تعالیٰ عیسائیوں کے عقیدہ اور عمل سے خوش ہو سکتا ہے۔

د۔ کیا ان کے عقائد باطلہ سے انسانوں کو نجات اُخروی ہو سکتی ہے۔

(۳) پانچ احادیث کا ترجمہ لکھو۔ ہر حدیث کا نمبر اور راوی کا نام جس سے روایت ہے۔ اور ضروری تشریح بھی کرو ۲۰

(۴) بزرگان دین کے حالات سے کوئی واقعہ تحریر کرو ۱۰

(۵) تم پر کلام مجید کے پڑھنے سے جو اثر ہوا ہے۔ تحریر کرو۔ قبل از تعلیم کیا حالت تھی۔ اور اب کلام مجید کے پڑھنے سے طبیعت پر کیا اثر ہوا ہے۔ ۱۰

(۶) مدرسہ کے متعلق دلی رائے کا اظہار کرو۔ ۱۰

نام فرخ عبید ملک
ویٹرنری کالج لاہور } حاصل کردہ نمبر — ۱۲۰۔

سوال نمبر۱- اسلام پانچویں صدی عیسوی میں ظہور پذیر ہوا۔ ویسے تو ہر نبی کی اُمت مسلمان ہی تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت خاص طور پر مسلمان کہلائی اور آپ کا مذہب اسلام کہلایا۔ اسلام کی پیروی کرنے والے مسلمان کہلاتے ہیں۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور اس کی صحیح طریقے سے پیروی کرنے سے ہماری دُنیا اور آخرت دونوں سنور سکتی ہیں۔ اسلام کے پانچ رُکن ہیں۔ ا۔ **کلمہ طیبہ**۔ کلمہ طیبہ زبان سے پڑھنا اور دل میں اس کلمے پر ایمان لانا ہے۔ یعنے اس کلمے کا مطلب اللہ کو واحد معبود ماننا اور محمد صلعم کو اللہ کا بندہ اور رسول ماننا ہے۔

۲۔ **نماز**۔ نماز پڑھنا۔ کیونکہ ہر ایک مذہب میں عبادت کرنا ضروری ہے۔ خواہ کسی کی بھی ہو۔ جیسے آتش پرست آگ کی پوجا کرتے ہیں۔ ہندو دیوتاؤں اور بتوں کو پوجتے ہیں۔ اسی طرح مسلمان نماز میں اپنے (رب) اللہ تعالےٰ کی جو ایک ہی ہے اس کی عبادت اور یاد کرتے ہیں۔ اور نماز میں اپنے رب سے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔

۳۔ **روزہ**۔ روزہ انسان کو صبر سکھاتا ہے۔ اور صابر آدمی اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز ہوتا ہے۔ صبر اولوالعزم انبیاءؑ اور رُسل نے اختیار فرمایا ہے

۴۔ **حج**۔ حج بھی مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ حج سے اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت ہوتی ہے۔ کلام مجید میں آیا ہے۔ آیت اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الخ۔ حج کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کلام مجید میں حکم فرماتے ہیں۔ ۵۔ **زکوٰۃ**۔ زکوٰۃ دینا اسلام میں فرض ہے۔ اور یہ حکم کلام مجید میں بہت جگہ آیا ہے۔ آیت وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ الخ

سوال نمبر۲- عیسائیت اور اسلام میں سب سے بڑا فرق یہ ہے۔ کہ عیسائی مشرک ہیں (تین خدا تسلیم کرتے ہیں)۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے صاف طور پر قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ الخ اور اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اس بات کی تصریح کر دی ہے۔ کہ عیسےٰ بیٹے مریمؑ کے اللہ تعالےٰ کی رُوح اور کلمہ ہیں۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ وُہ ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ لیکن عیسائی اُن کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ (نعوذُ باللہ) دُوسرے یہ کہ مُسلمانوں کے پاس آسمانی کتاب ہے نزول سے اب تک ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہوا۔ اور عیسائیوں کی آسمانی کتاب انجیل کی ہر طبع پہلی سے مختلف ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیسائی اب ہرگز آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں۔ لہذا اس وقت دُنیا میں سب سے سچا۔ حق اور آسمانی مذہب اسلام ہی ہے

نام عبدالحنان
مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ } حاصل کردہ نمبر ۱۲۰

سوال نمبر۱- اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو دُنیا کے سب مذہبوں سے برتر اور افضل ہے۔ جو کوئی اسلام کے علاوہ اور مذہب اختیار کرے گا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں۔ اگر آج کل کے مسلمان جیسا کہ حق ہے۔ ویسے قرآن مجید پر عمل کریں اور صحابہ کرام کی پیروی کریں ؎

وُہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

یہ ہی وجہ ہے کہ مُسلمان نے قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے مُسلمان دُوسری اقوام کے سامنے ذلیل و خوار ہیں۔ خدا شاہد ہے۔ اگر آج ہی یہ مُسلمان قرآن و حدیث پر عمل کرنا شروع کر دیں تو یہ بھی سب اقوام کے سامنے معزز ہو جائیں۔ آیت شریف اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ الخ

نام اطہر جاوید
سنٹرل ماڈل سکول } حاصل کردہ نمبر ۱۲۰

سوال نمبر۱- جو لوگ اسلام کی پیروی اچھی طرح کریں گے۔ قرآن مجید اور حدیث کی روشنی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے۔ دُنیا میں راحت اور آخرت میں نجات حاصل کریں گے۔

سوال نمبر۲- موجودہ عیسائیت اور اسلام میں بہت بڑا فرق ہے۔ موجودہ عیسائیت عیسائیوں کا خود ساختہ مذہب

اور خود نوشت (انجیل) کتاب ہے۔ ان کے مندرجہ ذیل عقائد ہیں

۱۔ عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

۲۔ خدا تین ہیں۔ اللہ۔ خداوند خدا۔ مسیح خداوند عیسیٰ۔ مریم خداوند مریم۔ (نعوذ باللہ) خدائے قدوس ہمیں ان لغو عقائد سے بچائے۔ آمین۔ اگر ہم ان کے ان نظریات کو اپنے اسلام کے نظریات اور اقوال کی روشنی میں دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ عیسائی مذہب بالکل عیسائیوں کا خود ساختہ مذہب ہے۔ اور اس کے پیروکار بھی جھوٹے ہیں۔ اس کے برعکس اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اب ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے ہم عیسائیوں کے عقیدہ سے بچیں اور اسلام کے اصولوں پر قرآن مجید اور حدیث شریف کی روشنی میں زندگی گزاریں اور خدا سے اس کا صلہ حاصل کریں۔ پس ان تمام مسائل اور دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی عقیدہ سے اگر کوئی مرے تو اسے آخرت میں بخشا نہیں جائے گا۔

سوال نمبر۵۔ مجھ پر کلام مجید کا بہت زیادہ اثر ہوا ہے۔ اس کے پڑھنے سے پہلے ہم دین کے معاملہ میں بالکل کورے تھے۔

نام زبید گلریز
سینٹرل ماڈل سکول } حاصل کردہ نمبر ۱۲۰

سوال نمبر۱۔ دنیا کے تمام مذہبوں سے اعلیٰ مذہب اسلام ہے۔ اور صرف اس کے ماننے والوں کی نجات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ آسمانی مذہب ہے۔ جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مذہب تو اور بھی آسمانی ہیں۔ جیسے یہودی اور عیسائی۔ لیکن ان لوگوں نے اس میں بہت سی تبدیلیاں ڈال دی ہیں۔ آیۃ شریف

قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝

سوال نمبر۶۔ میری دلی رائے تو یہ ہے کہ اس مدرسہ کا ہونا اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ ایک دودھ پینے والے بچے کے لئے دودھ کا ہونا ضروری ہے اس مدرسہ سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ لوگ یہاں دینی تعلیم سیکھتے ہیں اور اوروں کو سکھلاتے ہیں۔ یہاں تعلیم مفت ہوتی ہے۔

نام اظہر حبیب
مشن ہائی اسکول } حاصل کردہ نمبر ۱۱۵

سوال نمبر۱۔ مذہب اسلام ایک سچا اور حقیقی مذہب ہے۔ اس کے عقائد نہایت سچے ہیں اور ان کو ماننا ضروری ہے۔ دنیا کے اور جتنے مذاہب ہیں۔ ان کے عقائد سے بالاتر ہے۔ ان مذاہب میں جھوٹ اور فریب کی بو آتی ہے۔ ان کی پیروی کرنے والے گمراہ ہیں۔ کیونکہ ان مذاہب کے تمام عقائد مذہب اسلام کے مخالف ہیں۔ اور اسلام کے ماننے والے (مسلمان) جنت کے حقدار ہیں اس لئے جو اس مذہب کے ماننے سے انکار کرے۔ ظاہر ہے کہ وہ جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اسلام کی تمام باتیں سچائی اور ایمانداری سکھلاتی ہیں۔ اور سچا اور ایماندار شخص ہمیشہ دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہر شخص اس کا احترام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہوتا ہے۔

سوال نمبر۵۔ ہم کلام مجید پڑھنے سے پہلے تمام دن کھیلتے رہتے تھے۔ اور وقت فضول کاموں میں ضائع کرتے تھے۔ اب ہم دین اسلام کی۔ خدا اور اس کے رسول کی اچھی اچھی باتیں سنتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح ہم آئندہ زندگی میں کئی برے کاموں سے بچتے رہیں گے۔ اور اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہمیں کئی ایسی باتوں کا علم ہوا ہے۔ جو ہمیں یہاں آنے سے پہلے بالکل معلوم نہ تھیں اور شاید نہ ہی معلوم ہوتیں۔ اب ہم ان باتوں کو جان کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کافی حد تک نیک و بد کی تمیز ہو گئی ہے۔ کلام مجید کی تعلیم سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے۔ جس پر ہم عمل کرکے خدا اور اس کے رسول کو خوش کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر۶۔ یہ ایک نہایت ہی مفید تعلیمی ادارہ ہے۔ اس کے قائم ہونے سے ہمارے محلہ کے کافی لڑکے کلام مجید کی تعلیم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں اور وہ گلیوں میں آوارہ پھرنے کی بجائے خدا اور اس کے رسول کے پیغامات سنتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اس طرح ان کی زندگیاں کامیاب ہوں گی اور وہ کئی بری باتوں اور برے کاموں سے بچے رہیں گے۔ یہاں تعلیم دینے کی کوئی فیس یا چندہ وغیرہ نہیں ہے اور نہایت اعلیٰ طریقے سے سبق پڑھایا جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس مدرسے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔

نام
شیخ عبدالحفیظ } حاصل کردہ نمبر ۱۱۵

سوال نمبر۱۔ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ یہ لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اسلام میں داخل ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کا علم ہوتا ہے۔ اسلام ہی دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا سکھاتا ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ کسی کی تکلیف اپنی تکلیف ہوتی ہے۔ اسی اسلام کی خاطر ہزاروں مسلمان بلکہ لاکھوں کروڑوں تک نے ہر زمانے میں جام شہادت نوش کیا ہے۔ اسلام کے پیروکار ہی ایسے ہیں جو ایک دوسرے کا سہارا ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی کی بیمار پرسی کرنا کارِ ثواب ہے۔ اسی کی بدولت انسان حرام چیزوں کو حرام اور حلال چیزوں کو حلال سمجھ سکتا ہے۔ چونکہ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اس لئے صرف یہ ہی آخرت کی نجات کا کفیل ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر۵۔ کلام مجید پڑھنے کا ہم پر یہ اثر ہوا ہے کہ ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ نماز نہ ادا کرنے اور برے کام کرنے کی سزا معلوم ہوئی ہے۔ کلام مجید پڑھنے کی بدولت ہم کو اچھے کام کرنے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ اور اسی کی بدولت ہم برے کاموں کو چھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور اب ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ خدا کا عذاب کس قدر سخت اور دردناک ہے اور اس میں کسی کو کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ اور اسی تعلیم کی اثر سے ہم نے سینما وغیرہ جانا بھی چھوڑ دیا ہے۔ اور جھوٹ بولنے سے بچتے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہی ہوتی ہے کہ ہم نیک کام کریں۔

سوال نمبر۶۔ اس مدرسہ میں ہم سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ ہمارے استاد صاحب ہمیں بہت پیار اور محبت سے پڑھاتے ہیں۔ ہم کو یہاں ہر طرح

کی آزادی ہے اور ہر وہ بات ہم کو پوچھنے کی اجازت ہے جو ہماری سمجھ میں نہ آئی ہو۔ یہاں پر ہم کو بڑی اچھی اچھی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ یہاں پر ہم کو حدیث شریف بھی پڑھائی جاتی ہے۔

نام۔ محمد آصف
اسلامیہ کالج فسٹ ایر } حاصل کردہ نمبر ۱۱۲

سوال نمبر ۱۔ ہمارا دین اسلام ہے اسلام ایک سچا اور آسمانی مذہب ہے۔ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی دین کے آخری نبی ہیں۔ جن پر قرآن مجید نازل ہوا۔ قرآن مجید ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب ۲۳ برس میں مکمل ہوئی۔ حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے۔ ہمارا دین اسلام ایک سچا اور مضبوط مذہب ہے۔ جس کے بعد اور کوئی آسمانی مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل دنیا کو نہیں ملا۔

سوال نمبر ۲۔ نصاریٰ کے عقائد باطلہ بہت ہی خراب اور بُرے قسم کے ہیں۔ یعنی ان کا سب سے بڑا عقیدہ یہ ہے کہ خدا تین ہیں۔ اس قسم کے ان کے پست عقیدے اور بُرے خیالات ہیں۔ مثلاً ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم جو چاہیں کریں ہمیں کچھ سزا نہ ملے گی۔ کیونکہ ہماری سزا عیسٰی علیہ السّلام کو مل چکی ہے وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو کر سولی پر چڑھ چکے ہیں۔

نام۔ راحت منیب ملک
سینٹرل ماڈل سکول } حاصل کردہ نمبر ۸۳

سوال نمبر ۱۔ اسلام کا مذہب اس وقت تمام مذہبوں سے اچھا مذہب ہے کیونکہ اس وقت دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جس کے پاس آسمانی کتاب ہو۔ اگر ہمارے مُلک کے حکمران قرآن اور حدیث پر عمل کریں تو ہمیں دُوسرے مُلکوں سے گندم نہ مانگنی پڑے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کا پڑھنا ہر حالت میں ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔

سوال نمبر ۲۔ عیسائیوں نے اپنی آسمانی کتاب کو تبدیل کر دیا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ عیسائیوں سے کبھی خوش نہیں ہوگا۔ افسوس ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو مشنریوں کے سکولوں میں تعلیم دلواتے ہیں۔ وُہ ان کو بے حیائی کی طرف لے جاتے ہیں اور ان کو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے ڈرامے دکھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ناچ گانا بھی اُن کے ہاں ایک مضمون قرار پانے لگا ہے۔

نام محمد اکرم۔
سنٹرل ماڈل سکول } حاصل کردہ نمبر ۹۰

سوال نمبر ۲۔ اللہ تعالیٰ عیسائیوں کے مذہب سے ہرگز ہرگز خوش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کی ہر بات اللہ تعالےٰ کے حکم کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تہمت باندھتے ہیں کہ عیسٰیؑ خدا کے بیٹے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر ۶۔ میرے خیال میں اس مدرسہ کا ہونا اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا شیر خوار بچّے کے والدین کا ہونا۔ جس طرح ماں بچّے کو اُٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سکھاتی ہے۔ ایسے ہی ہمارے شفیق مولوی صاحب ہیں۔ جنہوں نے قرآن مجید کی روشنی میں اُٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا بتایا ہے۔ غرض دین کے ساتھ بہت سی دنیوی باتیں بھی بتاتے ہیں۔ یہاں قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث نبوی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ جس سے روزمرّہ کی زندگی میں بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ اور جس سے آدمی ایک صحیح انسان بن جاتا ہے۔ اس مدرسہ میں بچوں کو خالی وقت میں تعلیم دیتے ہیں جس کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو بچے آوارہ پھرنے سے بچتے ہیں۔ اس طرح اسکوُل کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ احکام الہیٰ سے بھی روشناس ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہم مولوی صاحب کی صُحبت میں آ گئے۔ ورنہ نہ جانے کس گمُراہی میں اپنی ساری زندگی بسر کرتے۔ میری دلی خواہش ہے کہ خدا کرے یہ مدرسہ ہمیشہ اسی طرح چلتا رہے اور ترقی پذیر ہو۔

نام۔ زاہد عبید ملک
سینٹرل ماڈل سکوُل } حاصل کردہ نمبر ۸۰

سوال نمبر ۲۔ موجودہ عیسائیت اس طرح پھیل رہی ہے کہ اکثر لوگ اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کو گرجوں میں پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ عیسائیت پھیلنے کا بڑا سبب یہ ہی ہے۔ جب لڑکے چھوٹے ہوتے ہیں تو عیسائی اُستادوں سے تعلیم پاتے ہیں تو ضروری بات ہے کہ بچوں میں عیسائیت کا رنگ آئے گا۔ اگر بچے کسی اسلامی سکول یا دینی مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں۔ تو مُسلمانوں کے عقائد سیکھیں گے اور اُن پر عمل کریں گے۔ حالانکہ ہم میں اور عیسائیوں میں عقیدے کا بہت بڑا فرق ہے۔ کیونکہ عیسائی آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں۔ جو انجیل ان پر نازل ہوئی تھی۔ ان کے جو مولوی یا پادری ہیں۔ ہر سال انجیل کو بدل دیتے۔ اُس میں اپنے مطلب کی چیزیں لکھ کر کہتے ہیں۔ کہ یہ آسمانی کتاب ہے۔ اب یہ کتاب کیوں کر آسمانی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہ آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں ہو سکتے۔

سوال نمبر ۵۔ کلام مجید کے پڑھنے سے ہم پر جو اثر ہوُا ہے۔ وہ یہ ہے بُرے کام چھوڑ کر نماز پڑھنی شروُع کر دی ہے۔ اور اس تعلیم سے یہ فائدہ ہوُا ہے کہ میں نے اب گلیوں اور باغوں میں آوارہ پھرنا بھی چھوڑ دیا ہے۔ پہلے کبھی سینما بھی دیکھ لیتے تھے۔ لیکن اب بالکل بند کر دیا ہے۔

نام
محمّد طیب } حاصل کردہ نمبر ۶۹

سوال نمبر ۱۔ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ جو ہمیں آخرت میں نجات دلانے کا ذریعہ ہے۔ اگر ہم اسلام نہ لاتے۔ تو ہمیں کبھی نجات نہ ملتی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اسلام میں ہی پیدا کیا۔

سوال نمبر ۵۔ پہلے جب میں کلام مجید نہیں پڑھا کرتا تھا تو مجھے دنیوی معاملات کے متعلق کچھ علم نہیں تھا۔ لیکن جب سے قرآن مجید پڑھنا شروُع کیا ہے۔ میرا دل چاہنے لگا ہے کہ میں نماز پڑھوں۔ روزہ رکھوں۔ زکواۃ دوں اور حج کروں۔ ان کاموں میں جن کی مجھے خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ وہ کرنے شروع کر دیئے ہیں

نام
طارق سہیل } حاصل کردہ نمبر ۶۹

سوال نمبر ۵۔ ہم پر قرآن مجید پڑھنے سے یہ اثر ہوُا ہے کہ ہمارے دل میں اسلام کے لئے کشش پیدا ہو گئی ہے۔ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اپنے مذہب یعنی اسلام کے متعلّق کچھ پتہ نہ تھا۔ ہر وقت دنیوی کاموں اور انگریزی تعلیم میں لگا رہتا تھا۔ لیکن اب

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

طلسمِ زندگی

از جناب خاور رضوی استاد لائلپور

اک روز سوئے شہرِ خموشاں ہوا گزر
جُز تودہ ہائے خاک نہ آتا تھا کچھ نظر

بادِ صبا کے دوش پر تھا کارواں رواں
جادہ نورد سوئے عدم تھا ہر اک بشر

وُہ بے خودی کے رنگ خموشی کے سلسلے
اک پُرسکوں فضا تھی مکدّر تھا رہگذر

بستر پہ جن کے غنچے چٹکتے تھے رات بھر
اب ان کی تربتوں پہ ہیں سرگین گاؤ خر

جلتے تھے جن کے قصر میں فانوس سینکڑوں
عشرت کدے کہ آج ہیں تاریکیوں کے گھر

زیبِ گلو جو کرتے تھے ہر دم گلوں کے ہار
لپٹے پڑے ہیں اُن کے گلے مارِ زہر وَر

صحنِ چمن میں کھاتے تھے جھونکے صبا کے جو
اب ان کے مرقدوں پہ صبا پھوڑتی ہے سر

اورنگِ سلطنت پہ جو رونق فروز تھے
پامال زیرِ پائے مواشی ہیں اُن کے سر

رہتے تھے بزم میں جو کبھی محوِ نائے و نوش
آتی ہے اُن پہ فاختہ کُوکُو کناں نظر

محمل سے آ رہی ہے صدائے جرس بگوش
اے رہ نوردِ راہِ عدم باندھ لے کمر

اس کارواں سرا سے ہے اب قافلہ رواں
خاور تجھے بھی چاہیئے زادِ رہِ سفر

افضل الدعاء سورۃ الفاتحہ

ابو عبدالرحمٰن (لدھیانوی) بی اے۔ بی ٹی۔ پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

دُنیا میں جو چیز جتنی زیادہ حقیقت سے قریب ہوتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ سہل اور دل نشین بھی ہوتی ہے۔ اس سُورہ میں سات چھوٹے چھوٹے بول ہیں ہر بول چار پانچ لفظوں سے زیادہ کا نہیں اور ہر لفظ صاف اور دل نشین معانی کا نگینہ ہے جو اس انگوٹھی میں جڑ دیا گیا ہے۔

اس سورۃ نے نوعِ انسانی کے وجدانی تصورات ایک ایسی تعبیر سے سنوار دیئے کہ ہر عقیدہ ہر فکر ہر جذبہ اپنی حقیقی شکل و نوعیت میں تبدیل ہو گیا۔

سورہ الحمد ایک ایسی محترم سورۃ ہے جو کہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے اور بارگاہ احدیت میں جس درخواست کو پیش کرنے کے لئے ہم دن رات میں پانچ بار حاضر ہوتے ہیں وہ بھی مخلصانہ درخواست ہے۔ جس کا نام فاتحہ یا الحمد ہے۔ اس عرضی کی عبارت اور اس کا مضمون کسی محدود دماغ والے انسان کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ اور نہ اُس کے جملوں کی ترکیب یا بیان کا اسلوب یا الفاظ کی نشست یا مضمون کا تناسب کسی ایسی عقل کے افکار کا نتیجہ ہے جو اس احکم الحاکمین کے آداب حکومت، عظمت و جلال اور شیونات ربوبیت سے ناواقف ہو۔

اس سورۃ کو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق قرآن مجمل کہنا چاہیئے۔ کیونکہ خداوند رب العزت نے تمام قرآن کا خلاصہ اور عطر اس چھوٹی سی ایک سُورۃ میں نکال چھوڑا ہے۔ اس جیسی کوئی سورۃ یا آیت انجیل، توارت، زبور میں نازل نہیں ہوئی اس کا نام سبع مثانی والقرآن العظیم ہے آپؐ نے فرمایا یہ مجھ ہی کو عطا کی گئی ہے قرآن کا عنوان یا تاج بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ قرآن کا چہرہ یا دیباچہ الحمد کی سورۃ ہے۔ جس طرح چہرے کو دیکھ کر انسان کی پُوری پُوری پہچان ہو جاتی ہے۔ اسی طرح الحمد کو پڑھ کر ہم قرآن پاک کی تعلیم کو پہچان سکتے ہیں (۱) ایک خدا کی پہچان (۲) انسان کو اپنی پہچان (۳) کائنات کی معرفت اور اچھی و بُری جماعتوں کی پہچان۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔ اے لوگو! تمام خوبیاں اللہ ہی کے لائق ہیں۔ سو تم اُسی سے مانگو اور کسی سے طلب نہ کرو۔ پھر جب لوگوں نے یہ سُنا اُن کے خیال میں یہ آیا کہ مقدور والا تو ہے کہیں بخیل نہ ہو کہ ہمارا مانگنا خالی جائے تو اُس کے آگے فرمایا۔ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وہ بخیل نہیں ہے۔ بلکہ عرش سے فرش تک اس کی ربوبیت پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کی سخاوت ہر عالم میں مشہور ہے پھر اس کے بعد بیان میں آیا کہ سخی تو ہے۔ لیکن دینے کے وقت کسی کو بُرا نہ کہتا ہو۔ اور جب بہت سے لوگ مانگنے کو جمع ہو جاتے ہوں۔ تو ان کو کہیں نکلوا نہ دیتا ہو۔ تو اس خوف سے ہم مانگ نہیں سکتے ہیں۔ سو اسکے بعد فرمایا اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یعنی بڑا مہربان ہے اور بہت پیار کرتا ہے اپنے بندوں کو، اور جو نہیں مانگتا ہے اس پر بہت خفا ہوتا ہے اور مانگنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا۔ اللہ اُس سے غصّہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو پھر خیال آیا کہ بہت سے لوگ سخی بھی ہوتے ہیں اور کریم بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ہمت اُن کی پست ہوتی ہے۔ اس سبب سے مانگنے والوں کی حاجت کو اچھی طرح سے روا نہیں کر سکتے۔ سو پھر جب حاجت روا نہ ہوسکے تو ایسے سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس واسطے آگے فرمایا مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ یعنے مالک ہے روزِ جزا کا۔ دُنیا کی کیا حقیقت ہے۔ خداوندِ ذوالجلال والاکرام کی ایسی بلند ہمت ہے کہ قیامت کے روز اپنے بندوں کو کئی کئی چاندی اور سونے کے محل دے گا اور طرح طرح کے باغوں میں رکھے گا۔ سو اس کی ہمت بہت بلند ہے۔ تم سے جو مانگا جائے سو مانگو۔ پھر اس کے بعد ایک اور ادب سکھلایا کہ تم کو یہ نہ چاہیئے۔ کہ جب ہم تمہاری حاجت کو پُورا کریں۔ تو اس وقت دُوسرے لوگوں کی تعظیم کرنے لگو۔ اور اُن کے دروازے پر جا جا کر مدد مانگنے لگو۔ ایسے غلام نمک حرام ہوا کرتے ہیں تم کو یہ چاہیئے کہ تم یوں کہو اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؁ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ تو چاہے ہماری حاجت کو روا کر یا نہ کر۔ ہم دُوسرے کے دروازے پر ہرگز نہیں جائیں گے۔ اور تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ پھر اس کے بعد ایک اور ادب مانگنے کا سکھلایا کہ تم یہ نہ کہا کرو کہ جو چیز اپنے نزدیک اچھی دیکھو سو اُس کو مانگنے لگو۔ کیونکہ بہتیری چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو اپنے حق میں اچھا جانتے ہو۔ اور وہ حقیقت میں بُری ہوتی ہیں۔ سو تم یہ دُعا کرو۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ یعنی دکھا ہم کو راہ سیدھی۔ اور راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ راہ اُن کی جن پر تو غصّہ ہوا۔ اور نہ راہ اُن کی جو گمراہ ہوئے۔ یعنی وُہ چیزیں ہمیں دے کہ جس میں راہ مستقیم ہماری قائم رہے۔ اگر دُنیا بھی دے تو ایسی دے۔ کہ جس میں ہمارا دین برباد نہ ہو۔ اور ایسی دُنیا نصیب نہ کر کہ جس میں تیرا غضب ہو اور تیری راہ کو ہم بھول جائیں۔ آمین یا الہ العالمین۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین سبق دیئے ہیں۔ اوّل یہ کہ کائنات الٰہی میں جہاں جہاں خُدا کی ربوبیت، رحمت اور عدالت کام کر رہی ہے۔ آپ اُس کا کھوج نکالیں اور اپنا حصّہ حاصل کر کے خدا کی حمد و تعریف کے گیت گائیں۔ دوم یہ کہ آپ صرف خدا کے قانون کے غلام بن کر اور صرف خدا کی مدد پر بھروسہ کر کے اپنے لئے صحیح آزادانہ زندگی کی جگہ پیدا کریں سوم یہ کہ اعتدال کے سیدھے راستہ پر چل کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنان اسلام

باقی صفحہ ۱۸ پر

ذکر الٰہی

از جناب محمد شفیع معز الدین حیدرآبادی

سلسلہ کیلئے دیکھیں خدام الدین ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء

(۲۰)

بشارت فرزند پر ذکر الٰہی کی تاکید

حضرت زکریا علیہ السلام کی عمرُ ننانوے برس کی تھی اور آپ کی زوجہ محترمہ کی عمرُ اٹھانوے برس کی تھی (موضح القرآن) بیوی بانجھ تھی۔ بڑھاپے میں اولاد ہونے کی ناامیدی تھی۔ آپ حضرت مریم علیہا السلام کے عبادتخانے میں اللہ تعالےٰ کی عنایات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ سردیوں کے میوے گرمیوں میں اور گرمیوں کے سردیوں میں ان کو ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھ کر آپ کو خیال آیا کہ اللہ تعالےٰ اگر مجھے موجودہ حالات میں نیک سیرت بیٹا عطا فرمائے تو بڑا اچھا ہے کہ میرے بعد میرے مشن (دعوت الی اللہ) کو جاری رکھ سکے لہذا پکار اٹھے رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ یعنی اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ اللہ تعالےٰ نے دُعا قبول فرمائی۔ نیک سیرت اور صالح فرزند یحییٰ کی پیدائش کی بشارت ملی اور اس بشارت کی علامت یہ مقرر فرمائی کہ باوجود قوتِ گویائی کے تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکے گا۔ ان دنوں صرف اشاروں سے ما فی الضمیر بیان کرنا ہوگا۔ اور ساتھ ہی فرما دیا۔

وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ (آل عمران ع۴)

(اور اپنے رب کو بہت یاد کر صبح و شام) "یعنی اس وقت خدا کو کثرت سے یاد کرنا اور صبح و شام تسبیح و تہلیل میں لگے رہنا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آدمیوں سے کلام نہ کر سکنا۔ گو اضطراری تھا۔ تاکہ ان دنوں میں محض ذکر و شکر کے لئے فارغ کر دیئے جائیں۔ لیکن خود ذکر و فکر میں مشغول رہنا اضطراری نہ تھا۔ اسی لئے اس امر کو فرمایا۔ (حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانیؒ)

اس بیان سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ مسنونہ ذکر اور تربیت اولاد کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ مسنون تسبیح:۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ (متفق علیہ) **ترجمہ:۔** اللہ تعالیٰ سب عیبوں سے پاک ہے اور (سارے جہان میں) اس کی تعریف ہے۔

فضیلت:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اس وظیفہ کو صبح و شام سو دفعہ روزانہ پڑھے تو کوئی شخص اس سے زیادہ بہتر (وظیفہ) نہیں لائے گا۔ مگر وہی شخص جو یہی وظیفہ اتنا ہی پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔ (از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے وظیفے مرتبہ حضرت مولانا احمد علی صاحب)

اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے۔ اس کی محبت میں احکام شریعت کو نہ بھول جائے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا شکریہ بجا لائے۔ اس کی پیدائش کے دن عقیقہ کے روز ختنے کے وقت منگنی اور نکاح کے وقت سب افعال بمطابق شریعت کرے ان افعال کا بیان تذکرۃ الرسوم الاسلامیہ مرتبہ مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ یہ فرض عائد کر دیا ہے کہ خود بھی دیندار بنیں اور اپنی اولاد کو بھی دیندار بنائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ فرمائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ۝ (سورہ التحریم رکوع ۱ پ ۲۸) **ترجمہ** "یعنی اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ..."

ہمیں ابتدا ہی سے سوچنا چاہیئے کہ ہم خود کو اور اپنی اولاد کو دوزخ کا ایندھن بنا رہے ہیں یا جنت کیلئے تیار کر رہے ہیں

حضرت شیخ سعدیؒ بچپن سے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہیں ؎

ہر کہ در خردیش ادب نکنی
در بزرگی فلاح ازو برخاست
چوب تر چنانچہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست

جس بچہ کو لڑکپن میں دین نہ سکھلا دیئے
جب بڑا ہو تو اُس سے نیکی کی توقع نہ کرنا
تازہ گیلی شاخ کو جس طرح چاہو موڑ لو۔
جب یہ شاخ بڑھ کر خشک ہو جائے گی
تو اس کو حسب خواہش موڑنا ممکن نہیں
اب یہ آگ میں جل کر ٹھیک ہو گی۔

الحاصل بچوں کو ابتداء ہی سے موجودہ سکولوں کی تعلیم کے ساتھ دین کی تعلیم بھی ضرور دلائیں۔ یہ توقع ہرگز نہ رکھیں۔ کہ سکولی تعلیم سے فارغ ہو کر دینی تعلیم حاصل کر لیں گے۔ دینی اور دُنیاوی تعلیم بیک وقت جاری رکھنی چاہیئے۔ اس بارہ میں حضرت مولانا احمد علی صاحب کا فرمودہ قابل عمل ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"لڑکوں اور لڑکیوں کو سکولوں اور کالجوں میں ایمان نہیں سکھلایا جاتا.... میں چونکہ اس تعلیم کا مخالف نہیں ہوں.... میں اتنی ترمیم چاہتا ہوں کہ اس تعلیم کے ساتھ دین کی تعلیم بھی ہونی چاہیئے۔ (از مجلس ذکر مقالہ ۱۴ صفحہ ۱۰۶۔ ورنہ

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ میروی بترکستان است

غلط راستہ اختیار کر کے منزل مقصود پر پہنچنا ناممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ صاحب اولاد حضرات کو صحیح شعور عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر حال میں ذکر الٰہی کرو

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرائض کے ساتھ نوافل کا بھی بڑا شوق تھا۔ حدیث میں وارد ہے۔

(عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍؓ) أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللهِ
(مشکوٰۃ۔ رواہ ترمذی و ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ تحقیق اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہیں پس مجھے کوئی ایسی چیز کی خبر دیں کہ میں اس پر بھروسہ کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہمیشہ تیری زبان ذکر الٰہی سے تر رہے۔

الحاصل فرائض کی ادائیگی کے بعد مسنونہ ذکر و اذکار کا ورد بڑا فائدہ مند شغل ہے ؎

ما در جہاں غیر خدا یار نداریم
جز یادِ خدا دگر کار نداریم
درویش و فقیریم دریں گوشہ دنیا
با نیک و بد خلق جہاں کار نداریم

باقی صفحہ ۱۵

سندھی احباب کی خدام الدین سے ہمدردی

اس زمانے میں جہاں ہر طرف کفر و دہریت کا دَور دورہ ہے — جہاں شیطنیت نئی روشنی کے عریاں جامے میں ننگا ناچ رہی ہے۔ جہاں جہل و گمراہی کی منہ زور آندھی شرم و حیا کا آخری چیتھڑہ تک نوچ لینے کی تاک میں لگی ہوئی ہے۔ جہاں شیطان کی اولاد انسانی لباس میں ایمان سے بر سر پیکار ہے۔ جہاں فرعونیت کے ہاتھوں انسانیت کا گلا دبایا جا رہا ہو۔ جہاں محمدؐ کے پروانوں کو مُلّا کے تحقیر آمیز الفاظ سے یاد کیا جاتا ہو۔ جہاں قانونِ فطرت کو وحشی سمجھا جا رہا ہو۔ جہاں مخنث رو انسان سُنتِ رسولؐ کا مذاق اُڑا رہا ہو۔ جہاں دینی کتب کے مقابلے میں فلمی لٹریچر کی زیادہ قدر ہو۔

وہاں ہفت روزہ "خدام الدین" ہی ایک ایسی مشعل ہے۔ جو جہالت کی تاریکی سے نکال کر معرفت کی روشنی میں لے آئے گی۔ خضر راہ بن کر حقیقی منزل دکھائے گی۔ جس میں شائع ہونے والے تمام مضامین ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔ اور حضرت مولانا و مرشدنا شیخ التفسیر جناب قبلہ احمد علی صاحب کا خطبہ جمعہ و مجلس ذکر شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔ میری یہ دُعا ہے — کہ ایسی مشعل کبھی نہ بجھنے پائے۔ اور خداوند کریم جناب حضرت صاحب قبلہ کو عمر خضر عطا فرمائے۔ جن کے فیض سے یہ چشمۂ رحمت جاری ہے۔

میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ "خدام الدین" کے ذریعہ مستفیض ہو کر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی نجات کا سامان حاصل کریں۔

حکیم محمد حسین کنڈیاروی
شاہپور چاکر

قارئین کی خدمت میں میں باادب گذارش کرتا ہوں — کہ رسالہ خدام الدین میں شروع سے لے کر آج تک جو مضمون شائع ہوتے رہے ہیں۔ آپ نے ان کو خوب اچھی طرح پڑھا ہوگا۔ خاص طور پر جناب حضرت قبلہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کی جمعہ والی تقریر اور مجلس ذکر تو نایاب رُوحانی نسخے ہیں۔ ان میں جس خوبی سے روحانی بیماریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ میری قلم اس کو بیان نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے آپ صاحبان خود منصف ہیں۔ ایسے عالی شان رسالے کی آواز اپنے عزیزوں احبابوں اور ہر ایک کلمہ گو مسلمانوں کے کانوں تک پہنچائیں اور ہر طرح سے (اس آواز) کے بُلند کرنے میں جو ممکن ہو مدد دیں یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا سبب ہوگا۔ میری مؤدبانہ اور خلوص دل سے قارئین کرام سے عرض ہے کہ ہر ایک صاحب پر اس کے عزیزوں، دوستوں اور ہر کلمہ گو مسلمان کا حق ہے۔ اور ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اُن کی ہمدردی اور خیر خواہی کرے۔ اور اس نایاب تحفہ (خدامُ الدین) کے منگانے کی ترغیب ہمیشہ دیتے رہیں تاکہ وہ لوگ بھی اس سے فیض حاصل کریں یعنی اس سے وہ اپنی دُنیا اور آخرت سنوار سکیں۔ اس خاکسار کے بدن کا ہر رونگٹا دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انجمن خدام الدین کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ اور اس کے امیر جناب حضرت قبلہ شیخ التفسیر حاجی احمد علی صاحب مدظلہ العالی لاہوری کی عمر مُبارک دراز فرمائے — اور ساتھ ساتھ میرے کلمہ گو مسلمان بھائیوں کو ایسے نایاب تحفہ (خدامُ الدّین) کو منگوا کر پڑھنے کا شوق و توفیق عمل عطا فرماوے۔ آمین

زمیندار حاجی علی نواز وصرپالی۔
شہر کنڈیارو —
ضلع نوابشاہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مُشک آنست کہ خود بوید

سیّد غلام مرتضےٰ صاحب پوسٹ بکس ۱۰۸۶ کویت (خلیج فارس) سے حضرت اقدس کے نام اپنے ایک گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"چند روز پیشتر آپ کے چند خطبات کا مطالعہ کرنے کا سُنہری اور زریں موقعہ دستیاب ہوا۔ وہ یوں کہ ایک دوست کے ہاں گیا اور وہاں چند پرچے خدام الدین کے دستیاب ہوئے۔ پڑھ کر دل کو وُہ مسرّت ہوئی کہ اللہ بہتر جانتا ہے چنانچہ تقریباً بیس ۲۰ رسالے پڑھ چُکا ہوں اور جس قدر زیادہ پڑھتا ہوں۔ اُسی قدر زیادہ لطف اور مسّرت حاصل ہوتی ہے۔ ان رسالوں میں ایک قسط محسنہ کائنات کی پڑھی اور دل گرمی سے اُبل پڑا۔ آنکھوں میں اشک آ گئے۔ اب اللہ کے فضل و کرم سے بدستور پڑھ رہا ہوں"۔ چند سطور کے بعد پھر تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کے "خدام الدین" متواتر پڑھا کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ پڑھا کروں گا (۳) سے میری مذہبی اطلاع میں کافی سے زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔ اور میرے بہت سارے عقدے حل بھی ہو جاتے ہیں آپ کے وہ خطبات جو حضور نے مکّہ مکرمہ سے روانہ فرمائے تھے۔ وُہ بھی [illegible] نے خدامُ الدّین میں پڑھے اور اُن کی لذت سے مسرُور ہوتا رہا"۔

اللہ کے فضل و کرم سے اپنے مذہب سے کافی حد تک واقفیت ہو گئی ہے۔

سوال نمبر ۱۔ اسلام کے پانچ ارکان ۔ نماز ۔ روزہ ۔ زکوٰۃ حج اور کلمہ طیبہ ہیں ۔ اگر ہم ان پر عمل کریں تو مخلص مسلمان بن سکتے ہیں ۔ اور جس طرح قرآن فرماتا ہے ۔ اگر اس پر عمل کریں تو دُنیا کی سب قوموں سے آگے نکل جائیں ۔

نام محمد خورشید } حاصل کردہ نمبر ۶۹

سوال نمبر ۵۔ قرآن مجید پڑھنے سے مجھے بہت کچھ پتہ چل گیا ہے ۔ میری طبیعت میں بہت فرق پڑ گیا ہے لوگوں سے بھی خوش خلقی سے ملنے لگا ہوں ۔ یہ سب کچھ قرآن مجید کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی برکت ہے میں نے کافی حد تک بُرے کام چھوڑ دیئے ہیں ۔

سوال نمبر ۳۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں فرق یہ ہے کہ مندرجہ ذیل چیزیں عیسائیوں کے مذہب میں جائز اور اسلام میں ناجائز ہیں ۔ شراب پینا زنا کرنا ۔ جؤا کھیلنا ۔ اپنی ماں بہنوں کو ننگے سر بازاروں میں پھرانا ۔ عیسائی آدمیوں کی تہذیب میں کھڑے ہو کر کُتّے کی طرح پیشاب کرنا ٹھیک سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن مذہب اسلام میں پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے (طاق) یا پانی سے استنجا کرنے کی تلقین ہے ۔ یہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں عام فرق ہے ۔

نام محمد طاہر } حاصل کردہ نمبر ۵۴

سوال نمبر ۱۔ دُنیا میں بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں ۔ مثلاً ہندو سکھ ۔ عیسائی ۔ یہودی ۔ اور اسلام ۔ ان تمام مذاہب میں سے سچّا اور اعلےٰ مذہب اسلام ہے ۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہم کو آخرت میں نجات اور دُنیا میں سُکھ اور چین بخش سکتا ہے ۔ اس مذہب کی بنیاد ہمارے پیارے سرور کائنات محمدؐ نے رکھی تھی ۔ اس مذہب کو اللہ تعالےٰ نے پانچ چیزیں بخشی ہیں ۔ نماز ۔ روزہ ۔ زکوٰۃ ۔ حج اور کلمہ طیبّہ جن کو ہم کشتی بنا کر اس دنیا کے سمندر کو پار کر کے اپنی منزل مقصود جنّت تک بآسانی پہنچ سکتے ہیں ۔

نام فخرالدین صدیقی } حاصل کردہ نمبر ۹۰

سوال نمبر ۵۔ قرآن مجید پڑھنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام سے پہلے قریشی عربوں کی کیا حالت تھی اور اب کیا ہے ؟ قرآن کریم پڑھنے سے انسان کو بہت سے فائدے ہوتے ہیں ۔ جب سے میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا ہے ۔ فائدے بہت زیادہ ہوئے ہیں ۔ لیکن نقصان ایک ہی ہُوا ہے جو پہلے روز بروز میری کوئی نہ کوئی چیز گم ہو جاتی تھی ۔ اب سارے مہینے میں خُدا کے فضل و کرم سے ایک جوتی کے سوا سوا کچھ نہیں گما ۔ قبل از تعلیم قرآن انسان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ نیکی کیا ہے اور بُرا کام کیا ۔ جن لوگوں نے قرآن کو نہیں پڑھا ۔ وہ آج کل اللہ تعالےٰ کی عبادت سے غافل ہیں ۔ یقیناً اللہ تعالےٰ روز قیامت ان کو سزا دے گا ۔

نام عبدالرحمٰن } حاصل کردہ نمبر ۵۹

سوال نمبر ۲۔ آج کل ہمارے مُسلمان لوگ اپنے اپنے چھوٹے چھوٹے بچّوں کو عیسائیوں کے سکولوں میں تعلیم دلواتے ہیں ۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے ۔ اس لئے ان بچّوں پر بھی عیسائیت کا اثر ہوتا جاتا ہے ۔ کیونکہ بچّے کا دماغ بات کو جلد قبول کرتا ہے ۔ اس لئے بچّے بھی عیسائیت کا اثر بہت جلد قبول کر لیتے ہیں ۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے بچّوں کو اسلامی درسگاہوں میں تعلیم دلوائیں ۔ تاکہ اسلام کو اس طرح سے ضُعف نہ پہنچے ۔

نام محمد شفیع } حاصل کردہ نمبر ۶۰

سوال نمبر ۵۔ کلام مجید پڑھنے سے پہلے مجھے خدا اور اس کے رسولؐ کی باتوں کا کچھ علم نہ تھا ۔ الحمدللہ اب مجھے اپنے دین سے کافی حد تک واقفیت ہو گئی ہے اور میں قرآن مجید کے ترجمے اور مطلب کو خوب سمجھنے لگا ہوں ۔ اور قرآن مجید کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہُوا ہے اور میں دل لگا کر پڑھتا ہوں ۔ میری دُعا ہے کہ خدائے پاک مجھے بُرے کاموں سے بچائے اور نیک راستے کی طرف چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

بقیہ افضل الدعا ۔ صفحہ ۱۵ سے آگے

سے محفوظ رہنے کا انتظام سوچیں ۔

یہ سورۃ سات آیتوں میں ایک چھوٹا قرآن ہے ۔ یہ سورۃ اس خزانہ سے نازل ہوئی ہے جو عرش کے نیچے ہے ۔ یہ سورۃ نماز کی بنیاد ہے ۔ اس سورۃ میں خدا کی حمد ہے ۔ یہ سورۃ دو دفعہ نازل ہوئی ہے ۔ ایک دفعہ مکّہ معظمہ میں اور دوسری دفعہ مدینہ منوّرہ میں ۔

اس کو اُم القرآن اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں مطالب قرآنی کی جامعیت اور مرکزیت ہے ۔ قرآن کے تمام علوم و مطالب کا اجمالی نقشہ تنہا اس سورۃ میں موجود ہے ۔ یہ سات آیتوں کا مجموعہ ہے جو نماز میں بار بار دُہرائی جاتی ہیں اسی لئے اس کو سبع مثانی کہتے ہیں ۔ یہ قرآن کی سب سے پہلی سورۃ ہے اسی لئے اسے فاتحہ الکتاب کہا جاتا ہے ۔

[اس] سورۃ میں ہر بیماری کی شفا ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر اسلامؐ دیکھئے کہ ہماری طرف سے آپ کے ساتھ کس قدر لطف و عنایت ہے ۔ چنانچہ ہم نے آپ کو ایک بڑی عظیم الشان نعمت یعنی سات آیتیں دیں جو نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہیں ۔ اور وہ بوجہ جامع مضامینِ عظیمہ ہونے کے اس قابل ہے کہ اس کے دینے کو یُوں کہا جائے ۔ کہ قرآن عظیم دیا ۔ مُراد اس سے سورۃ فاتحہ ہے ۔ جو بوجہ عظیم ہونے کے اُمّ القرآن سے ملقب ہے ۔ پس اس نعمت اور منعم کی طرف نگاہ رکھئے ۔ کہ موجب فرح و سرور ہو ۔ ان لوگوں کے عناد و مخالفت کی طرف توجہ نہ کیجئے ۔ آپ اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی اُن چیزوں کو نہ دیکھئے ۔ نہ تاسفاً نہ غیظاً جو کہ ہم نے مختلف قسم کے کافروں کو برتنے کے لئے دے رکھی ہیں ۔ اور بہت جلد اُن سے جُدا ہو جائیں گی ۔ اور ان کی حالت کفر پر کچھ غم نہ کیجئے ۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی نئی ایجنسیاں

۱۔ لودھراں ضلع مُلتان ۔ میاں محمد علی صاحب خادم خازن ختم نبوّت

۲۔ حاصل پور منڈی ۔ (بہاولپور) میاں شمس الدین صاحب ایجنٹ اخبارات و رسائل ۔

بچوں کا صفحہ

(از جناب محمد شفیع عمر الدین - حیدرآباد)

اَچھا بیٹا

(۱) پیارے بچو! حدیث میں ایک سچا واقعہ آیا ہے - یہ واقعہ پہلے وقت کا ہے - تین شخص سفر کر رہے تھے - راستہ میں بارش آ گئی - یہ تینوں آدمی پہاڑ کی ایک غار میں گئے - وہاں پناہ لی - اتفاقاً ایک پتھر غار کے منہ پر گرا - غار کا منہ بند ہو گیا -

(۲) ان تینوں نے سوچا - اب سچائی بغیر چھٹکارا نہیں - ہر ایک اپنا کوئی گزشتہ سچائی کا کام یاد کرکے - اللہ تعالٰے سے دعا مانگے لہذا تینوں نے یہی کہا -

(۳) اُن میں سے ایک اپنے ماں باپ کا بڑا فرمانبردار تھا - اس نے ان کی خدمت کا واسطہ دے کر دعا کی - اس کا بیان ہے کہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے - میں روزانہ بکریوں کا دودھ دوہتا اور ان کو پلاتا - ایک دن میں جنگل سے دیر کرکے لوٹا - جب لوٹا تو ماں اور باپ سو گئے تھے - میرے بچے بھوکے تھے چلاتے تھے اور دودھ مانگتے تھے - میرا یہ دستور تھا کہ اوّل ماں باپ کو پلاتا - پھر بچوں کو دودھ دیتا -

(۴) رات بھر بچوں کو دودھ نہ دیا - ماں باپ کو بھی نہ جگایا - ساری رات جاگتا رہا کہ بھوکے ماں باپ جب اُٹھیں - ان کو دودھ پلاؤں -

(۵) - اس واقعہ کا واسطہ دے کر اس اچھے بیٹے نے دعا مانگی جو قبول ہوئی اور غار کا پتھر کسی قدر ہٹ گیا -

(۶) دوسرے دو ساتھیوں نے بھی اپنے سچے عمل بیان کئے - ان کا واسطہ دے کر دعا کی اور پتھر سارا غار کے منہ پر سے سرک گیا - یہ تینوں غار سے نکل آئے - ان دو ساتھیوں کے نیک عملوں کا ادھر ذکر نہیں کیا جاتا - کیونکہ مجھے ادھر صرف ماں باپ کی خدمت کا درجہ تبلانا مقصود ہے -

(۷) پیارے بچو! ماں باپ کی خدمت کا بڑا ثواب ہے - اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی بن جاتی ہے - بوڑھے ماں باپ کی دعائیں لو اور ان کا دل ٹھنڈا کرو - ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور اخلاق سے پیش آؤ - اس بلند پایہ مثال کو اپنے دل میں جگہ دو - اور اچھا بیٹا بننے کی کوشش کرو - اللہ تمہارا حامی ہو -

بقیہ ذکر الٰہی صفحہ ۱۶ سے آگے

ما شاخ درختیم پُراز میوۂ توحید
ہر رہ گزری سنگ زند عار نداریم

(حضرت شمس تبریزؒ)

یعنی ہم اس جہان میں اللہ کے سوا کوئی دوست نہیں رکھتے - اس لئے دوست (خدا) کی یاد کے سوا اور کوئی شغل نہیں رکھتے - اس دنیا کے کونہ میں ہم درویش اور فقیر ہیں - اللہ تعالٰے کے فضل و کرم کے محتاج ہیں - لوگوں کی نیکی و بدی کی طرف ہم التفات نہیں کرتے - ہمیں ذکر الٰہی کی لذت میں لوگوں کی سختی و نرمی پر اُلجھنے یا خوش ہونے کی فرصت نہیں - ہم تو اس درخت کی شاخ ہیں جو توحید کے میوہ سے پُر ہے - اگر کوئی راستہ سے گزرنے والا پتھر مارے تو ہم اسے اپنی عزت کی ہتک نہیں سمجھتے -

سچ ہے - اللہ والا اگر لوگوں کے جور و جفا کی التفات نہ کرے - کڑھتا اور جلتا بُھنتا نہ رہے - تو وظیفۂ ذکر میں بڑی عزت پاتا ہے - ورنہ ؎

نہ یادِ غیر میسّر شود بدل یادِ خدا کم تر
چو پُر شد خانہ می باشد بصاحب خانہ جا کم تر

باقی دارد

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷
قیمت ۲؍
منظور شدہ محکمہ تعلیم
۱۔ لاہور سیکشن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۳۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۲ء
۲۔ پشاور سیکشن بذریعہ چٹھی نمبری ۲۳۸۱۔۲۸ مورخہ ستمبر ۱۹۵۲ء
ایڈیٹر عبید اللہ انور
بدل اشتراک
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۶ روپے

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ سے شائع ہوا۔